Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:3 (1973)

'صابئین' ماضی اور حال کے آئینے میں

محمد ریاض

صابئین، خاص دینی عقائد کے لوگ تھے اور ہیں ۔ ان کی تاریخ، عیسائیت سے قدیم معلوم ہوتی ہے ۔ قرآن مجید کی تین (۱) سورتوں میں اہل کتاب مجوس اور مشرکین کے ساتھ ان کا بھی ذکر آیا ہے ۔ سورۂ البقرۃ اور سورۂ المائدہ کی آیات مظہر ہیں کہ وہ یہود و نصاریٰ کی مانند اہل کتاب کے حکم میں آتے ہیں ۔ قرآن مجید کے مترجمین اکثر 'صابئین'، کا ترجمہ 'ستارہ پرست، کرتےھیں ۔(ب) ستارہ پرست صابئین متاخر دور میں ظاہر ہوئے اور اب معدوم ہوچکے ہیں ۔ البتہ قرآن مجید میں جن 'موحد صابئین'، کا ذکر آیا ہے، وہ اب بھی موجود ہیں ۔ مرور ایام سے صابئین کے عقائد و اعمال میں کافی تغیر آیا ہے ، مگر 'ستارہ پرستوں، کے مقابلے میں وہ ایک ممتاز گروہ ہیں ۔

تاریخ اور انتساب :

تاریخی طور پر صابی مذہب، یہودیت اور نصرانیت کی درمیانی کڑی ہے ۔ صابئین ، حضرت یحیی بن حضرت زکریا (علیہم السلام) کو اپنا خصوصی پیغمبر مانتے ہیں ۔ حضرت یحیی، قرآن مجید کی رو سے، حضرت موسی علیہ السلام کے دین، مندرجہ توریت، پر تھے ۔ سورۂ مریم کی ابتدائی آیات میں ان کی معجزانہ ولادت پاکیزہ جوانی اور پیغامبرانہ سیرت کے ذکر کے بعد آیا ہے :
یایحیی خذالکتب بقوۃ ۔ (اے یحیی، ''کتاب،، کو مضبوطی سے پکڑلو) ۔ یہاں کتاب سے مراد، توریت ہے ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحیی،

---

(۱) ۲ : ۶۲، ۵ : ۶۹ اور ۲۲ : ۱۷

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

حضرت موسی کے دین پر تھے - وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے مگر 'صابئین، نے پہلے زبانی طور پر حضرت یحیی سے بعض خاص تعلیمات اور عجیب رسوم منسوب کیں، اور اس کے بعد چند مذہبی کتب تالیف کرکے یہ دعوی کیا کہ یہ، اناجیل پر مقدم ھیں - حضرت یحیی چونکہ تاریخی اعتبار سے حضرت عیسی سے پہلے تشریف لائے تھے اسی لئے صابئین کو اناجیل کے مقابلہ میں اپنی مذھبی کتب کی قدامت کا دعوی تھا اور اب بھی ھے - (۲)

آرامی زبان میں صابئین کو ''صبع،، لکھا گیا ھے جس کے معنی غسل تعمید (بپتسمہ) کے ھیں - صابئین، نصرانیوں کے مقابلے میں، غسل تعمید کے زیادہ قائل معلوم ھوتے ھیں - وہ کہتے ھیں کہ حضرت یحیی، نئے ایمان لانے والوں کو 'غسل تعمید، دلایا کرتے تھے، اسی خاطر انھیں 'یحیی معمدانی،(۳) کا لقب دیتے ھیں- غسل تعمید کی رسم کی بنا پر صابئین کو مغتسلہ،(۴) بھی کہتے رھے ھیں - سرزمین ایران میں یہ افراد 'صبہ، کہلاتے ھیں جو غالباً 'صبع، کی ھی ایک صورت ھوگی- آرامی کا صبع، عربی کا صابی اور ایران کی قدیم زبانوں کا 'صبہ، (سبہ) لسانی طور پر ایک دوسرے سے قریب نظر آتے ھیں -

صابی یا منداعی:

عربی میں صبأ یصبأ، سفر کرنے کے معنی میں آتا ھے - صبئو یصبؤ

---

(۲) دائرۃ المعارف اسلامیہ (انگریزی) : Sabaeans (ب) یہ امر البتہ قابل تحقیق ہے کہ جناب رسالتماب ص، حضرت عمر رض ، حضرت ابوذرغفاری یا حضرت ابودرداُرض کو مشھد طنزاً صابئین، کیوں کہا جاتا تھا ؟ غالباً نیا دین لانے کی بنا پر- ملاحظہ ھو ابن ھشام ج ۱ اور مجلۃ دانشکدہ ادبیات -

(۳) آر- لکوچ ، ای- ایس- ڈرانر : A Mandaic Dictionary مطبوعہ آکسفورڈ ۱۹۶۳ء ص ۱۷

(۴) لغت نامہ دھخدہ : صابئین، ماھنامہ یغما تہران سال دواز دھم مقالہ از سید حسن تقی زادہ نیز فرھنگ ایران زمین جلد ۸ تہران-

تبدیلی مذہب کے معنی دیتا ہے۔ یہ دونوں معنی لفظ 'صابی' سے مطابقت رکھتے ہیں: محققین (۵) کہتے ہیں کہ چونکہ وہ فلسطین، لبنان اور دریائے یارونا (اردن) کے اپنے اصلی مواطن ترک کرکے دوسری جگہوں میں پھیل گئے اور یہودیت چھوڑ کر ایک نئے مذہب کے مدعی بنے، اس لئے 'صابی' کہلائے۔

صابئین کو معاصرین نے منداعی (مندائی) لکھا ہے۔ مندع، عرفان اور باطنی غور و فکر کو کہتے ہیں اس لئے منداع عارف و مفکر کا ہم معنی ہوا۔ یہ لوگ امور شرع اور عبادات کے بارے میں عمیق اور پر نکتہ باتیں کرتے تھے، اس لئے معاصرین انھیں 'منداعی'(۶) کہتے تھے۔ غور و فکر، صابئین کا اب تک خاصہ رہا ہے۔

ھجرت کیوں ؟

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ صابئین پہلی صدی عیسوی کے آخری سالوں میں حران (شام)، عراق اور ماوراء النہر (ایران) کی طرف ھجرت کرگئے۔ اس ھجرت کا سبب ان کے ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کا مخاصمانہ اور معاندانہ برتاؤ تھا۔ صابئین کی مذہبی کتب میں یہود و نصاری کے مظالم کا ذکر ملتا ہے۔ یہ لوگ صابئین کو ترک دین کے لئے مجبور کرتے تھے، اس لئے انھیں جان و ایمان کی حفاظت کی خاطر مذکورہ ممالک میں پناہ لینی پڑی۔ مگر اس سے ان کے دکھوں کا مداوا نہ ہوسکا۔ ان کی تاریخ مصائب سے پر ہے۔ اس ضمن میں چند اشارات آگے آئیں گے۔

توحید پرستی سے ستارہ پرستی تک :

جیسا کہ ابتداء میں اشارہ کیا گیا، صابئین موحد تھے مگر بعد میں

---

(۵) مجلہ فرہنگ ایران زمین سال ۱۳۳۸ ش : مسالۂ قدیم ترین تاریخ مذھب صبی۔

(۶) المندائی والصابئہ الاقومون، بغداد ۱۹۲۷م ص ۵۱۔

ان کا ایک گروہ مشرک اور ستارہ پرست ہوگیا۔ تاریخ میں انھیں 'حران کے ستارہ پرست، کہا جاتا ہے۔ حران، جو اس وقت ملک شام کا ایک علاقہ ہے، ظہور اسلام سے پہلے سلطنت روم کا ایک جزو تھا۔ یہ بصرہ اور موصل کے بیچ میں واقع ہے۔ یاقوت حموی نے معجم‌البلدان میں یہ قیاس ظاہر کیا ہے کہ اس شہر کو حضرت ابراهیم کے ایک بھائی 'حران نے آباد کیا تھا۔

'حران، ستارہ پرست صابئین کا بہت بڑا مرکز رہا ہے۔ یہاں یونانی الاصل لوگ، جن کی زبان آراسی تھی، آباد تھے۔ یہ لوگ حضرت شیث اور حضرت ادریس کے پیرو ہونے کے مدعی تھے، مگر ان کے عقائد پر قدیم یونانیوں، بابلیوں، کلدانیوں، مصریوں اور رومیوں کے عقائد کی چھاپ تھی۔(۷) ظاہر ہے کہ ان اقوام کے نظریات میں الہامی رہنمائی کا بہت کم اثر نظر آتا ہے۔ مرور ایام سے انھوں نے حق کے ساتھ باطل کا زیادہ عنصر شامل کرلیا تھا۔ اسکندر اعظم یونانی کے مشہور حملے کے نتیجے میں بہت سے یونانی فضلاء حران میں وارد ہوگئے اور اس طرح تفکر و تفلسف کی داغ بیل پڑی۔ یہ وہ ماحول تھا جس میں صابئین کا ایک گروہ توحید پرستی سے ستارہ پرستی کی طرف مائل ہوگیا۔

علم نجوم میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ستارے بڑی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔ حضرت ابراهیم انھیں ستاروں اور ماہ و خورشید کو دیکھ کر منزل(۸) توحید تک آ پہنچے تھے۔ حران میں ستاروں کو 'قسمتوں کے مالک، کہا جاتا تھا اور وہاں کے لوگوں نے اپنے سال کے ہر دن کو کسی خاص ستارے سے منسوب کر رکھا تھا۔ جس دن انھیں کوئی مصیبت پیش آتی، اس دن کے ستارے کو نحس قرار دیتے اور بزعم خویش، اسے کسی سعد ستارے

(۷) دائرة المعارف ادیان و اخلاقیات (انگریزی) : Sabians اور Mandaeans

(۸) قرآن مجید ٦ : ۷۴ - ۷۹

سے بدل دیتے ۔ مہاجر صابئین ان عقائد سے نه صرف متاثر ہوئے بلکه ستاروں کی جانب کچھ زیادہ ہی مائل ہوگئے ۔ انہوں نے ستاروں کے نظام حرکت پر خاص توجه کی اور علم ریاضی کی رو سے ،علم نجوم کا مطالعه کیا ۔ ان کی کوشش کی بنا پر حران علم نجوم کا مرکز سمجھا جانے لگا ۔ حرانی صابئین کے علم نجوم میں تبحر اور ان کے دیگر عقائد کے بارے میں کتاب الفہرست مؤلفه محمد بن اسحق ندیم، الملل و النحل مصنفه ابوالفتح محمد بن عبدالکریم شہرستانی اور شمس الدین دمشقی کی تالیف نخبة الدهر فی عجائب البروالبحر میں کافی معلومات درج ملتی ہیں ۔ مستشرق ڈاکٹر ویکٹرالکک نے اپنے سلسلۂ مقالات(۹) میں حرانی صابئین کی علمی خدمات، خلیفه مامون رشید عباسی کے قائم کردہ دارالترجمه میں ان کی قلمی معاونت اور اسلامی تہذیب و تمدن پر ان کے اثرات کے بارے میں مفید بحث کی ہے ۔ ماحصل یه که علم ریاضی، موسیقی اور نجوم پر انہوں نے بڑا اثر ڈالا ۔ ستاروں کے انسانی قسمت پر اثر انداز ہونے کا تصور ہماری کلاسیکی کتب نظم و نثر کے ایک معتدبه حصے میں صاف نظر آتا ہے ۔ یه سب حرانی صابئین کے عقائد کا اثر ہے ۔ فاضل صابئین میں ابواسحق ابراهیم (۳۱۳ - ۳۸۴ھ) اور ہلال بن المحض الصابی (۴۴۸ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ مؤخرالذکر آخری عمر میں اسلام لے آئے تھے ۔ دیگر معروف علمائے صابی میں البتانی اور سنان بن ثابت ہیں ۔ یه بات قابل ذکر ہے که مشہور فلسفی ابو نصر فارابی (م۳۳۹ھ) نے کئی سال تک حران کے صابئین کے ہاں تعلیم حاصل کی تھی اور اسی لئے وہ فلسفۂ یونان کی صحیح تعبیر پیش کرسکے ہیں ۔

صابئین کے دو گروہ :

صابئین اور مسلمانوں کے درمیان زیادہ میل جول اس بنا پر رہا که

---

(۹) مجله دانشکده ادبیات تہران ۱۳۴۱/۳، ۱۳۴۲/۱ اور ۱۳۴۳/۱ش ۔

مجوسیوں کی مانند وہ بھی مدتوں اہل کتاب کے ممتاز حقوق(۱۰) کے حامل رہے اور حرانی صابئین کے مشرکانہ عقائد، مسلمانوں کی اکثریت کے لئے نامعلوم رہے۔

حران پر کئی سال تک ایرانیوں کی حکومت رہی۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رض کے عہد میں یہ علاقہ فتح ہوا اور قلمرو اسلامی کا جزء قرار پایا۔ اشاعت اسلام کی غیر معمولی سرعت کے باوجود، خلیفہ مامون‌الرشید عباسی کے عہد (اوائل قرن سوم هجری) تک یہاں ستارہ پرست صابئین کی اکثریت تھی اور مسلمان اقلیت میں تھے(۱۱)۔ یہ لوگ اپنے آپ کو موحد اور اهل کتاب صابی کہتے تھے۔ رومیوں سے جنگ لڑنے کے بعد خلیفہ مامون مراجعت کرتے ہوئے حران آیا اور یہاں کے باشندوں سے ملا۔ صابئین کے عقائد کی نسبت سن کر اس نے کہا: 'تم لوگ اہل کتاب صابی نہیں رہے۔ تم گمراہ لوگ ہو اسلام لے آؤ یا غیر مسلموں کی مانند جزیہ ادا کرو'۔ مامون کی اس تہدید کے نتیجہ میں کچھ صابی مسلمان ہوگئے، بعض نے موحد صابئین کے عقائد اپنا لئے اور متعدد یہود و نصاری کے زمرہ میں شامل ہوکر ادائے جزیہ سے مستثنیٰ ہوگئے۔ ایک مختصر تعداد جزیہ ادا کرنے پر(۱۲) آمادہ ہوگئی مگر ہمسایہ رومی سلطنت کی ترغیب سے بعد میں وہ بھی نصرانی بن گئے۔ اس طرح 'ستارہ پرستی' کی تعلیم دینے والے صابئین رسماً حران سے معدوم ہوگئے، مگر عملاً ان عقائد کے لوگ پانچویں صدی هجری۔ گیارھویں صدی عیسوی تک وهاں موجود رہے هیں۔ 'ستارہ پرست' صابی دوسرے مقامات پر بھی رہے ہیں، مگر اس وقت دنیا میں ان عقائد کا حامل غالباً کوئی فرد باقی نہیں رہا۔

---

(۱۰) ڈاکٹر عبدالحسین زرین کوب: زنادقه و کشمکش ادیان... ماهنامه راهنمائے کتاب شمارہ ۲ سال هفتم اور آموزش و پرورش شمارہ ۴ و ۵ سال ۱۳۵۱ش۔

(۱۱) عبدالرزاق الحسنی، بغداد: الصابئون فی حاضر هم وما ضیهم ص ۱۳۱

(۱۲) هینڈ بک آف کلاسیکل اینڈ ماڈرن منڈائنز (انگریزی) برلن ۱۹۳۵ء ص ۲۱۔

مورخین خلیفہ مامون کے دورۂ حران کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس دورہ اور خلیفہ کی تہدید کے نتیجے میں موحد و مشرک صابئین کا امتیاز اٹھ گیا وگرنہ اس سے قبل، مسلمان فقہا اور علماء کو اس مذہب کے مدعیوں کے دوگروہوں کا بخوبی علم تھا۔ ابن القفطی (م۶۴۶ھ) اپنی ”تاریخ الحکماء،، میں لکھتا ہے کہ امام ابو حنیفہرح نے مسلمانوں کو صابئین کا ذبیحہ کھانے اور ان کے ساتھ روابط ازدواج قائم کرنے سے منع کیا ہے اور ایسے کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں امام موصوف کے ارادت مند اصحاب امام ابو محمد اور امام ابو یوسف نے ان امور کےجواز کا فتوی دیا ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ اختلاف آراء کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ مشرک اور ستارہ پرست صابئین کے بارے میں تھا جب کہ دوسرے دو اماموں کا فتویٰ موحد صابیوں کی نسبت۔ بہرحال، اس بحث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ 'صابئین، کے دو ممتاز گروہ تھے ان کے نام 'مشترک، تھے مگر دونوں کے عقائد و اعمال میں بڑی مغائرت پائی جاتی تھی۔

صابئین کا دور ابتلاء :

دیگر ادیان کے پیروؤں کی مانند، صابئین کی مختصر آبادی بھی مذہبی منافرتوں کے نتیجے میں حوادث و مصائب کا شکار رہی۔ یہود و نصاری کے علاوہ بعض مسلمان حکام نے بھی، اسلامی رواداری کا لحاظ نہ کرتے ہوئے، ان لوگوں کو مبتلائے مصیبت کیا ہے۔ صابئین کی ابتدائی ھجرت کا ذکر گذر چکا ہے۔ اس کے بعد بھی کئی بار یہ لوگ ترک سکونت پر مجبور ہوئے ھیں۔ ایران کے ذیلمی بادشاھوں نے انھیں مسلمان ہوجانے یا ترک وطن پر مجبور کیا(۱۳)۔ اس پر کچھ صابئین مسلمان ہوگئے اور باقی دوسرے ممالک میں چلے گئے۔ یہودی اور عیسائی دونوں انھیں اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ

---

(۱۳) مجلہ معارف اسلامی شمارہ اول تہران : صابئین یا صبیٔ۔ ص ۴۷۔

کرتے رہے۔ نویں صدی ھجری۔پندرھویں صدی عیسوی میں بصرہ اور اس کے نواح پر پرتگیزی عیسائیوں کا عمل دخل تھا۔ وہ موحد صابئین کو مجبور کرتے تھے کہ اتوار کو ان کے ساتھ چرچ جایا کریں(۱۴)۔ اس موقع پر بھی کئی صابئین کو ترک وطن کرنا پڑا یا مجبوراً وہ مسیحی بن گئے۔ متعدد عیسائی حکومتیں، اپنی تبلیغی پالیسی کے مطابق، اب تک صابئین پر ڈورے ڈالتی رہی ھیں کہ وہ نصرانیت قبول کرلیں۔

موجودہ مؤخر صابئین :

یہ لوگ آج کل ایران کے شہروں اھواز، خرم شہر، شوشتر، دزفول اور آبادان کے علاوہ کویت، بیروت، دمشق، موصل، بغداد، بصرہ اور اسکندریہ میں موجود ھیں اور ان کی مجموعی آبادی دس ھزار نفوس ھوگی۔ ان میں سے چھ ھزار عراق اور دوھزار ایران کے شہروں میں آباد ھیں اور باقی مذکورہ شہروں میں منتشر ھیں۔ ان کے خصوصی پیشے تجارت، زرگری اور قلم سازی ھیں۔

عقائد و رسوم :

صابئین کا خدائے واحد پر، مع اس کی ازلی و ابدی صفات کے، ایمان ھے۔ البتہ ان کا یہ مشرکانہ عقیدہ ھے کہ امور آفرینش اور معاملات کائنات چلانے میں خدائے تعالی نے اپنے ۳۶۰ ھمکار مقرر کر رکھے ھیں، جن میں ایک حضرت یحیی بھی ھیں۔ ان ھمکاروں میں سے وہ حضرت یحیی کے بعض خصوصی اختیارات و مراعات کے بھی قائل ھیں۔ ارض و سماوات اور بروج و افلاک کی تخلیق، تخلیق آدم، سجدۂ ملائکہ، انکار ابلیس، ابدیت روح انسانی، جزا و سزا کی حقیقت، روز قیامت اور حشر اجساد کے بارے میں ان کے عقائد، اھل اسلام کے عقائد کے مشابہ ھیں۔ صابئین اپنے مسلک کے مطابق غسل تعمید کے پابند ھیں:

---

(۱۴) المندائی و الصائبة الاقدمون۔

یہ غسل ولادت، نکاح، اعیاد اور توبہ کے موقع پر ضروری ہے ۔ سال کے ایام مسترقہ (کبیسہ) میں وہ ہر روز تین بار غسل کرتے ہیں ۔ اس قسم کے غسلوں کو 'خمسہ تعمید' کا نام دیا جاتا ہے ۔ وہ اپنے عقیدے کے متابق طہارت اور وضو کرتے، اور نماز پڑھتے ہیں ۔ ان کی نمازیں البتہ تین ہیں : صبح، ظہر اور عصر۔ اتوار کے دن ان کی خصوصی نمازیں ان پر مستزاد ہیں نماز کے دوران، وہ خط جدی کا رخ رکھتے ہیں ۔ صابئین، ختنہ نہیں کرتے۔ وہ پابندی سے ڈاڑھی رکھتے ہیں اور ان کے مذہبی طبقے کے لوگ سر کے بال بھی نہیں ترشواتے۔

مذہبی اعتبار سے صابئین کے چار طبقے ہیں : ترمیدا، جو اوراد، وظائف اور ادعیہ کے حافظ ہوتے ہیں ۔ شماشا، جو مختلف مذہبی رسوم کی انجام دہی میں پیش قدم اور پیش امام ہوتے ہیں، گنزبرا مذہبی کتب کے فاضل اور مفسر کو کہتے ہیں اور رشیاما مجتہد کو کہتے ہیں (۱۰) مجتہد ضروری نہیں کہ ہر زمانے میں موجود ہو۔ ان کے خیال میں مجتہد کسی صدی میں پیدا ہوتا ہے اور کوئی صدی بے مجتہد گذر جاتی ہے ۔

صابئین بڑے رازدار قسم کے لوگ ہیں ۔ دوسرے مذہب والوں پر اعتماد کرنا اور انہیں راز کی بات بتا دینا ان کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے ۔ وہ دوسروں کے ساتھ معاشرت کم ہی رکھتے ہیں ۔ نیلے کپڑے کبھی نہیں پہنتے ۔ لمبی دم والے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے ۔ بھیڑ بکری، مچھلی اور مرغ کھالیتے ہیں ۔ اعیاد یا اتوار کے دن کام کرنا، ان کے نزدیک سخت معیوب ہے ۔ ان کے دیگر محرمات میں قتل و غارت (بجز دفاع کے)، مے خواری، جھوٹی قسم کھانا، سیاہ‌کاری، ضروری غسل کی احتیاج کی صورت میں اکل و شرب، راھزنی، غیبت، ادائے قرض سے اعراض، جھوٹی گواھی، نامحرم عورتوں (خصوصاً شادی شدہ) پر نگاہ بد ڈالنا، سود خواری، قمار بازی، اور امانت میں خیانت وغیرہ شامل ہیں۔

---

(۱۰) صابئین یا صبیؔ، محولہ بالا ۔

زبان و کتب :

ان کی مذہبی کتب کے نام گنزا (گنج)، کتاب یحیی، دیوان، متفرعات، کتاب ارواح اور بارہ ہزار سوال ہیں ۔ گنزا، صابئین کے نزدیک صحف آدم ہیں ۔ اس کتاب میں الوہیت خداوندی، صفات باری، تخلیق کائنات کی داستان اور حضرت یحیی کے بعض فرسودات درج ملتے ہیں ۔ کتاب یحییٰ (دو جلدوں میں)، حضرت یحیی کے حالات اور اقوال پر مشتمل ہے ۔ دیوان میں صابئین کے مذہبی قصے بیان کئے گئے ہیں ۔ متفرعات، فقہی احکام و مسائل کی کتاب ہے ۔ کتاب ارواح میں مختلف اوراد و وظائف اور دعائیں درج ملتی ہیں ۔ صابئین کا دعوی ہے کہ یہ اوراد حضرت آدم پر نازل ہوئے تھے ۔ بارہ ہزار سوال، سوال و جواب کی ضخیم کتاب ہے ۔ اس میں دینی سوال و جواب کے علاوہ اوراد، علم الابدان کے اصول اور طلسمات و تعویذات ملتے ہیں ۔ یہ آخری کتاب اس امر کی غماز ہے کہ صابئین عقائد و آراء میں مجوسیوں اور یونان کے گنوسی فلاسفہ(۱۶) سے بھی متاثر ہیں ۔

صابئین کی زبان کے بارے میں مستشرق روڈلف ماتسوخ نے تحقیقات کی ہیں : یہ زبان اس وقت متروک و معدوم ہے ۔ موجودہ صابی ان ممالک کی زبان لکھتے اور بولتے ہیں جہاں وہ قیام پذیر ہیں ۔ ان کی زبان بیشتر عربی یا فارسی ہے ۔ متروک زبان کے ۲۳ حروف بتائے جاتے ہیں اور وہ آرامی اور بابلی زبانوں سے اقرب تھی ۔ یہ دائیں سے بائیں جانب لکھی جاتی تھی ۔

ایران کے علاقے خوزستان میں دوسری صدی عیسوی کے چند کتبے اسی خط میں ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صبی خط اس وقت کافی متداول تھا ۔ برٹش میوزیم لندن میں موجود چوتھی صدی عیسوی کے چند

---

(۱۶) ملاحظہ ہو ای ۔ ایس ۔ ڈسونے کی تالیف : The Mandaeans of Izaq and Iran مطبوعہ لندن ۱۹۳۷ء ص ۳۳

برتنوں پر صبی خط کی تحریریں ملتی ھیں - وھیں دوسری صدی عیسوی کے بنے ہوئے چند سکوں پر بھی صبی خط کے نقش ملتے ھیں - صابئین کی مذھبی تحریریں اب اصل خط میں نہیں ملتیں بلکہ انگریزی، جرمن اور دیگر زبانوں میں ترجمہ ھوچکی ھیں - ان کی مذھبی کتب اناجیل کے دور یا کسی قدر بعد میں لکھی گئی ھیں - ھماری یہ تحریر صابئین کے بارے میں مختلف حضرات کی تحقیقات(۱۷) کی تلخیص ھے۔

❖❖❖❖

(۱۷) اردو کتابوں میں ارض القرآن (جلد دوم ص ۳۱) مولفہ سید سلیمان ندوی مرحوم اور لغات القرآن (جلد ۴) مرتبہ مولانا محمد عبدالرشید نعمانی مفید معلومات کی حامل ہیں -